

مولانا محمد عثمان

وہ دن تو کبھی ہی یہاں شام حیات دامن چرخ سے اک اور ستارا ٹوٹا
 وہ عظمیٰ دیوبند کے نائب ہتھم ورکن مجلس شریٰ حضرت شیخ الہند کے چیمپئن فوٹا سے،
 آری وی دن کے سرخ روش جہاد سادگی مایہ نازی، جس کوئی ویسیا کی کے پیکر غریبوں کے سپرد
 رہر چھوٹے کے کام آئے حال کو بابت دیوبند محرم مولانا محمد عثمان صاحب اس جہاں
 فی میں تیرا ہے۔ دل و دماغ و شعور اور روح یقین کرتے کو تیار نہیں۔ دماغ سن ہے،
 یاد دہا ہوا ہے، ذہن منتشر ہے، روح بے چین ہے، زندہ گی تنگ و تاریک گھٹی ہوئی اور
 فی حیات حسی ہوئی محسوس ہو رہی ہے۔ مولانا محمد عثمان صاحب کے غیر دیوبند کا تصور
 ح فرسا، تنگ اور درد مند ہے۔ مولانا عثمان صاحب کیا تھے اور کہا نہیں
 اس کی تعلیمات تو کسی دوسرے وقت اور موقع پر بیان ہوں گی اس وقت تو یہی
 اجا سکتا ہے کہ وہ ایک دور کی یادگار تھے۔ ایک تاریخ ساز عثمان پر ختم ہو گیا اور ایک
 باجگاتا نمود اور منہ بولتی تصویر حضرت شیخ الہند اور ملکی تحریکات کی۔ آنکھوں سے
 امل ہو گئی، اب غریبوں کے لئے بڑے سے بڑے ”سورما“ سے لڑنے بھڑنے اور آنکھ
 آنکھ ڈال کر سچ بات کہنے والا کہاں سے آئے گا؟ ”شعلہ عشق“ سے پوش ہوا ابھڑ
 حب رسولؐ سے سرشار قلب مالک نہایت عبادت گزار اور معولات کے پابند تھے
 کے ساتھ شب و روز سیاست اور ہنا بھونا تھی مگر صاف گوئی ان کا فرقہ امتیاز رہی اور
 گوئی مقصد حیات۔

حضرت مفتی قاسم گہر اتعلق رکھتے تھے اور حضرت مفتی صاحب بھی ان کو بہت قدر
 نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ایک مکتوب میں تحریر فرمایا تھا کہ ”بھائی عثمان! میں نے آپ کو

۲۰۰۵

حضرت شیخ علیہ السلام کے کندھوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ کئی مہینوں تک رہے۔
 دلی آگے تو حضرت مفتی حنیف سے ملاقات کے بغیر کبھی نہ جاتا تھا۔
 کے ساتھ ان کے بعد بھی ہمیشہ دفتر برہان میں تشریف لائے۔
 جو بھائی، مفید مشورہ دیتے اور حضرت مفتی صاحب کی قیمتی یادگار دیتے۔
 مکتبہ برہان کے قائم رہے اور پروان پڑنے کی خواہش اور صلاحات۔
 کی ذات ایک زبردست سہارا تھی جس سے ہمت و عزم کی بدولت طبعاً ہی کسی
 جوتی تھی۔ افسوس صد افسوس کہ۔ ”جا۔“ وہ مورد ریش جس کو نے دیکھا تھا اور طرز
 بھی میں رہتا بلکہ تڑپتا اور سسکتا چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہو گیا جس کے دل پر
 کا سہارا تھی، مظلوموں کا ملجا واری تھی اور دیوبند کی آبرو تھی، وقار تھی، عظمت تھی۔ آہ
 اے سرزمین دیوبند! آج تیرے سر کا وہ تاج موت کے بعد ہم انہوں نے تمہارے
 لیا جس میں سچائی کے، صداقت کے، سچی گوئی و سبیا کی اور دیانت کی حالت کے
 موت گئے ہوئے تھے۔ افسوس دیوبند کی ”تغیر نہ“ کرنے والا آج رخصت ہو گیا۔
 آسمان اس کی جگہ پر فہم افشانی کرے

(الہامی)

اردو کے علمی و تحقیقی لٹریچر میں مفید و قابل قدر اضافہ
 شیریں ابن سینا کے بعض پہلو
 (۱۷)
 القانون فی الطب کا مطالعاتی جائزہ

انف۔ الحاج مولانا حکیم محمد زماں حسینی
 طے کا پتہ :- ندوۃ المصنفین، اردو بازار، دہلی